سُوۡرَةُ الۡقَصَصِ

رکوع نمبر ١ — آیات ١ تا ١٣ — اَمَّنۡ خَلَقَ ٢٠/٤

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
طٰسٓمّٓ ① تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ②
نَتۡلُوۡا عَلَيۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰى وَفِرۡعَوۡنَ
بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ③
اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ اَهۡلَهَا
شِيَعًا يَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ
اَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ④
وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا
فِى الۡاَرۡضِ وَنَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّنَجۡعَلَهُمُ
الۡوٰرِثِيۡنَ ⑤
وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَنُرِىَ فِرۡعَوۡنَ
وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَحۡذَرُوۡنَ ⑥
وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّ مُوۡسٰٓى اَنۡ اَرۡضِعِيۡهِ ۚ
فَاِذَا خِفۡتِ عَلَيۡهِ فَاَلۡقِيۡهِ فِى الۡيَمِّ وَلَا
تَخَافِىۡ وَلَا تَحۡزَنِىۡ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَيۡكِ وَ
جَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ⑦
فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِيَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا
وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا
كَانُوۡا خٰطِـِٕيۡنَ ⑧
وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّىۡ
وَلَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ۖ عَسٰۤى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ⑨

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
طسم ① یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ②
(اے محمد) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں
(کے سنانے) کے لئے صحیح صحیح سناتے ہیں ③
کہ فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے
باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ کو
(یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی
لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا بےشک وہ مفسدوں میں تھا ④
اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں
ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا)
وارث کریں ⑤
اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور
ان کے لشکر کو وہ چیز دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے ⑥
اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ
جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا
اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا ہم اس کو تمہارے پاس
واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اسے پیغمبر بنا دیں گے ⑦
تو فرعون کے لوگوں نے اس کو اٹھا لیا اس لئے کہ (نتیجہ یہ) ہونا تھا
کہ وہ ان کا دشمن اور (ان کے لئے موجب) غم ہو۔ بےشک فرعون
اور ہامان اور ان کے لشکر چوک گئے ⑧
اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میری اور تمہاری (دونوں
کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرنا شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے
یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور وہ (انجام سے) بےخبر تھے ⑨

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Ṭâ. Sîn. Mîm.

2. These are revelations of the Scripture that maketh plain.

3. We narrate unto thee (somewhat) of the story of Moses and Pharaoh with truth, for folk who believe.

4. Lo! Pharaoh exalted himself in the earth and made its people castes. A tribe among them he oppressed, killing their sons and sparing their women. Lo! he was of those who work corruption.

5. And We desired to show favour unto those who were oppressed in the earth, and to make them examples and to make them the inheritors,

6. And to establish them in the earth, and to show Pharaoh and Haman and their hosts that which they feared from them.

7. And We inspired the mother of Moses, saying: Suckle him and, when thou fearest for him, then cast him into the river and fear not nor grieve. Lo! We shall bring him back unto thee and shall make him (one) of Our messengers.

8. And the family of Pharaoh took him up, that he might become for them an enemy and a sorrow. Lo! Pharaoh and Haman and their hosts were ever sinning.

9. And the wife of Pharaoh said: (He will be) a consolation for me and for thee. Kill him not. Peradventure he may be of use to us, or we may choose him for a son. And they perceived not.

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩

اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ اگر ہم اُنکے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصے) کو ظاہر کر دیں۔ غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں ⑩

10 And the heart of the mother of Moses became void, and she would have betrayed him if We had not fortified her heart, that she might be of the believers.

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪

اور اُس کی بہن سے کہا کہ اسکے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اُسے دُور سے دیکھتی رہی۔ اور اُن (لوگوں) کو کچھ خبر نہ تھی ⑪

11. And she said unto his sister: Trace him. So she observed him from afar, and they perceived not:

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓي اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ⑫

اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر (دائیوں کے) دُودھ حرام کر دیئے تھے تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں کہ تمہارے لئے اس (بچے) کو پالیں اور اسکی خیرخواہی سے پرورش کریں ⑫

12. And We had before forbidden foster-mothers for him, so she said: Shall I show you a household who will rear him for you and take care of him?

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓي اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑬

تو ہم نے (اس طریق سے) اُنکو اُنکی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اُنکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن یہ اکثر نہیں جانتے ⑬

13. So We restored him to his mother that she might be comforted and not grieve, and that she might know that the promise of Allah is true. But most of them know not.

اسرار و معارف

طٰسٓمٓ۔ یہ آیات ایسی کتاب کی ہیں جو حقائق کو کھول کھول کر بیان کرتی ہے۔ اور یہاں آپ کو موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ اور اس کی حقیقت کا بیان سنایا جاتا ہے کہ مومنین کو اس سے مزید عبرت حاصل ہو۔ قرآن اگرچہ مخاطب تو ساری انسانیت کو کرتا ہے مگر اس سے فائدہ وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جنہیں ایمان نصیب ہوتا ہے۔

بے شک فرعون اپنی سرزمین میں بہت طاقتور شاہنشاہ تھا اور اس نے لوگوں کو گروہوں میں بانٹ رکھا تھا۔

لفظِ شیعہ

یہ پہلے بھی گذر چکا کہ شیعہ کا لفظی ترجمہ گروہ، پارٹی یا جماعت ہے مگر قرآنِ کریم نے ہمیشہ گمراہ لوگوں کے ٹولہ پر اس کا اطلاق کیا ہے۔ جیسے اس جگہ کہ فرعون نے لوگوں کے گروہ بنا رکھے تھے اور ایک گروہ یعنی قبطی تو بڑے معززین رہے تھے جبکہ دوسرے سبطی یا بنی اسرائیل کو بہت ذلیل و خوار کر رکھا تھا حتیٰ کہ نہ صرف یہ کہ ان سے بیگار لی جاتی بلکہ ان کے بیٹوں تک کو ذبح کر دیا جاتا اور بیٹیوں کو زندہ رکھا جاتا کہ فرعون کو نجومیوں نے اطلاع دی تھی کہ اس قوم میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو تیری

حکومت ختم کر دے گا تو اس نے بچے قتل کرنے کا حکم دے دیا وہ بہت بڑا فسادی تھا۔

پھر اللہ نے چاہا کہ کمزوروں پہ احسان کرے اور ان متکبروں سے اقتدار چھین کر کمزوروں کو سردار اور حاکم بنا دے اور انہیں ان کی حکومت، شان و شوکت اور مال و دولت کا وارث بنا دے اور انہیں اقتدار عطا کر کے فرعون اس کے وزیر ہامان اور فرعون کے لاؤ لشکر کو وہی بات کر کے دکھا دیں جس سے بچنے کے لیے یہ بچوں کو قتل کر رہے ہیں اور بہت خوفزدہ ہیں ہر حال میں اسے روکنا چاہتے ہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرما کر ان کی والدہ کو حکم دیا یہاں لفظ وحی لغوی معنی میں استعمال ہوا

جب اللہ چاہتا ہے تو کمزور طاقتور پہ غالب آتے ہیں

ہے کہ ان سے بات کی اور ثابت ہے کہ ولی اللہ کو کلامِ باری کا شرف نصیب ہو سکتا ہے اور وہ خود اس کے لیے دلیل بھی ہے ہاں نبی سے جو کلام ہوتا ہے وہ ساری اُمت کے لیے دلیل ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے فرمایا کہ انہیں دودھ پلاؤ اور پاس رکھو جب تک کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا پھر اگر فرعون کے سپاہیوں سے خطرہ ہو تو اسے صندوق میں ڈال کر دریا میں ڈال دینا اور یہ ڈر نہ رکھنا کہ کہیں دریا میں ہلاک نہ ہو جائے یا بچھڑ تو بہر حال جائے گا ایسا کچھ نہ ہو گا بلکہ ہم اسے واپس تمہاری گود میں دیں گے اور یہ زندہ بھی رہے گا اور اسے اپنا رسول بنائیں گے۔

کلامِ باری

اللہ کی شان دیکھیے کہ دریا میں بہتا ہوا وہ صندوق فرعون کے اہلِ خانہ نے پکڑ لیا کہ دریا سے نہر کاٹ کر محلات سے گزاری گئی تھی پانی بہا کر ادھر لے گیا فرعون کی اہلیہ کی نظر پڑی تو اٹھوا لیا وہ بہ نہ جان سکی کہ یہ تو فرعونی سلطنت کی تباہی کا سبب اور سب سے بڑا دشمن بنے گا بے شک فرعون ہامان اور ان کے لاؤ لشکر غلطی پر تھے بھلا قدرت باری سے مقابلہ کیسا فرعون نے دیکھا تو قتل کا ارادہ کر لیا کہ یقیناً کسی اسرائیلی عورت نے قتل کے خوف سے پھینکا ہو گا مگر اس کی اہلیہ جو بے اولاد تھی کہنے لگی اللہ نے ہمیں یہ چاند سا بچہ عطا کیا ہے میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گا اور بڑا ہو کر ہماری خدمت کرے گا ہم اسی کو بیٹا بنا لیں گے۔ لیکن وہ اس بات کو نہ جان سکے کہ یہ بڑا ہو کر کیا بننے والا ہے۔

ادھر صبح موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بہت بے قرار اُٹھی اور اس قدر دل گھبرا رہا تھا کہ اگر ہمارا رابطہ اُسکے

ربط باللہ

قلب سے نہ ہوتا تو وہ چیخ چیخ کر بتاتی کہ لوگو میں نے لختِ جگر کو سپردِ دریا کر دیا اور اپنی گود اجاڑ لی۔ یہاں یہ ثابت ہے کہ اہل اللہ کو ذاتِ باری سے قلبی ربط نصیب ہوتا ہے جس کی برکت سے وہ بڑی سے بڑی مشکلات سے گزر جاتے ہیں۔ ایسے ہی اُمِّ موسیٰ کے قلب کو ربط نصیب ہوا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور واپس ملنے پر یقین سے قائم رہیں۔

اس نے بیٹی سے کہہ دیا تھا کہ کنارِ دریا چلتی جاؤ اور صندوق پہ نظر رکھو جبکہ فرعونی اس بات سے بے خبر تھے۔ اب فرعون کی اہلیہ نے بچے کو دودھ پلانے کے لیے خواتین کو طلب کیا تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو کسی کا بھی دودھ پینے سے روک دیا۔ یہ قدرتی تدبیر تھی کہ اب انہیں بہت فکر ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے بتایا کہ ایک خاتون سے میں واقف ہوں وہ بہت نیک دل اور مہربان خاتون ہے اگر چاہو تو اس کا پتہ دوں وہ بچے کی خبر گیری بھی بہت اچھی طرح سے کرے گی چنانچہ انہیں بلایا گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا شروع کر دیا یوں انہیں بیٹا بھی مل گیا کہ آنکھیں ٹھنڈی کریں اور گود آباد رکھیں اور فرعونیوں سے پرورش کی اجرت الگ اور آئندہ بھی فکرمند نہ ہوں اور خوب یقین کرلیں کہ اللہ کا وعدہ حق ہے جس پر بہت سے لوگوں کو یقین نصیب نہیں ہوتا۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۴ تا ۲۱

اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۵

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ⑭
وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰي حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ
اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ڭ هٰذَا مِنْ
شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ
الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَي الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ڭ قَالَ هٰذَا مِنْ
عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ⑮
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے انکو
حکمت اور علم عنایت کیا۔ اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۴)
اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے
بے خبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے ایک تو
موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا انکے دشمنوں میں سے تو جو شخص انکی قوم میں سے تھا
اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا مدد طلب
کی تو انہوں نے اسکو مکا مارا اور اسکا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ کام تو
(اغوائے) شیطان سے ہوا بیشک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے (۱۵)
بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے

14. And when he reached his full strength and was ripe, We gave him wisdom and knowledge. Thus do We reward the good.

15. And he entered the city at a time of carelessness of its folk, and he found therein two men fighting, one of his own caste, and the other of his enemies; and he who was of his caste asked him for help against him who was of his enemies. So Moses struck him with his fist and killed him. He said: This is of the devil's doing. Lo! he is an enemy, a mere misleader.

16. He said: My Lord! Lo! I have wronged my soul, so for-

فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾
قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ
ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾
فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا
الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ
قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾
فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن
تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِن
تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ
وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾
وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ
قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ
لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾
فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ
نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ ع

تو خدا نے اُن کو بخش دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے (16)
کہنے لگے کہ اے پروردگار تُو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں
آئندہ کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا (17)
الغرض صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں
(کیا ہوتا ہے) تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی پھر اُن کو
پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو تو صریح گمراہ ہے (18)
جب مُوسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا
پکڑ لیں تو وہ (یعنی مُوسیٰ کی قوم کا آدمی) بول اٹھا کہ جس طرح
تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا (اسی طرح) چاہتے ہو کہ
مجھے بھی مار ڈالو تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے
پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ نیکوکاروں میں ہو (19)
اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا
کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں کہ تم کو
مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ میں تمہارا خیرخواہ ہوں (20)
موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) (اور)
دُعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے (21)

give me. Then He forgave him. Lo! He is the Forgiving, the Merciful.

17. He said: My Lord! Forasmuch as Thou hast favoured me, I will nevermore be a supporter of the guilty.

18. And morning found him in the city, fearing, vigilant, when, behold! he who had appealed to him the day before cried out to him for help. Moses said unto him: Lo! thou art indeed a mere hothead.

19. And when he would have fallen upon the man who was an enemy unto them both, he said: O Moses! Wouldst thou kill me as thou didst kill a person yesterday? Thou wouldst be nothing but a tyrant in the land, thou wouldst not be of the reformers.

20. And a man came from the uttermost part of the city, running. He said: O Moses! Lo! the chiefs take counsels against thee to slay thee; therefore escape. Lo! I am of those who give thee good advice.

21. So he escaped from thence, fearing, vigilant. He said: My Lord! Deliver me from the wrongdoing folk.

اسرار و معارف

جب موسیٰ علیہ السلام جوانی کو پہنچے تو وہ بہت سمجھ دار اور باعلم تھے ہم نے انہیں علم و حکمت کہ فطرتِ سلیمہ قبل از بعثت نبی کو نصیب ہوتی ہے عطا فرمائی۔ اور نیکی کے کرنے والے مخلص لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا جاتا ہے۔

نیکی سے دُنیا کے امور کو سمجھنے کی استعداد بھی زیادہ ہو جاتی ہے

یہ ثابت ہوا کہ خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرنے سے دُنیا کے معاملات کو بہتر سمجھنے کی صلاحیت عطا ہوتی ہے ہمارے ہاں جو نیک لوگوں کے زیادہ بھولا ہونے کی بات ہے تو غالباً یہاں نیکی صرف عبادت کو سمجھ لیا گیا ہے جبکہ نیکی سے مراد عبادت اور پوری عملی زندگی میں بھرپور حصہ لینا ہے۔ اللہ کرے ہمارے عبادت گزار لوگ بھی عملی زندگی میں شریک ہو جائیں کہ

نیکی غالب آسکے۔

ایک روز آپ ایسے وقت شہر میں آئے جب اکثر لوگوں کے آرام کا وقت تھا تو آپ نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے تھے ایک تو ان کے گروہ یعنی بنی اسرائیل میں سے تھا اور دوسرا ان کے دشمن یعنی قبطیوں کے گروہ سے۔

لفظِ شیعہ

موسیٰ علیہ السلام ابھی مبعوث نہ ہوئے اور اسرائیل ابھی اسلام سے واقف نہ تھے محض ان کا گروہ تھے کہ وہ ان کی حمایت کرتے تھے لہذا یہاں بھی لفظ شیعہ استعمال ہوا قبولِ اسلام کے بعد انہیں کہیں بھی شیعہ نہیں کہا گیا۔

چنانچہ اسرائیلی جو مار کھا رہا تھا وہ مدد کے لیے چلایا موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو روکنا چاہا وہ ان سے الجھ گیا انہوں نے اسے مکہ دے مارا اور ایسا سخت پڑا کہ اس کا کام ہی تمام ہوگیا۔ آپ نے فوراً فرمایا کہ یہ کام شیطان کا ہے کہ اس نے یہ فساد کھڑا کر کے میرے لیے مشکلات پیدا کر دیں۔ اور اے میرے پروردگار مجھ سے بھی بہت بڑی غلطی ہوگئی تو مجھے معاف فرما دے لہذا اللہ نے معاف فرما دیا کہ وہ بہت بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی توبہ

یہاں علما نے موسیٰ علیہ السلام کی توبہ قبطی کے قتل سے بیان فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ اگرچہ آپ نے قتل کے ارادہ سے نہ مارا تھا کہ جرم قرار پاتا محض اتفاقاً اس کی موت کا سبب بن گیا پھر بھی انبیاء کی شان ہے کہ مباحات میں بھی توبہ کرتے ہیں مگر ایک پہلو اس بات میں یہ بھی ہے کہ شیطان نے اس اسرائیلی اور قبطی کو لڑا کر موسیٰ علیہ السلام کو الجھا دیا اور آپ نے غصہ میں مکہ مارا تو قبطی مر گیا یوں آپ کے لیے بلاوجہ قبلِ بعثت ہی ایک مصیبت کھڑی ہوگئی تو آپ نے فرمایا یہ سب شیطان کا کیا دھرا تھا اللہ کریم مجھے معاف کر دے تو آئندہ میں کسی مجرم یعنی منہادی کی مدد نہ کروں گا کہ یہ اسرائیلی بھی تو کوئی جھگڑالو قسم کا آدمی تھا اور اس پر شیطان کا قابو چل گیا لیکن اللہ کارساز ہے۔

شیطان نے دشمنی کی انہیں شہر چھوڑنا پڑا مگر شعیب علیہ السلام کی جمعیت میسر آگئی اور شبانی سے کلیمی پہ جا پہنچے۔

آپ دوسرے روز پھر شہر سے گزرے تو خوف بھی تھا کہ کل کا واقعہ کسی کے علم میں نہ آگیا ہو اور کوئی فساد

کھڑا نہ ہو جائے کہ اچانک وہی آدمی جس کی پہلے مدد فرمائی تھی پھر ایک قبطی سے اُلجھا ہوا ملا۔ آج پھر وہ مار کھا رہا تھا اور مدد کے لیے چلّا رہا تھا آپ نے فرمایا کہ تُو بھی اچھا آدمی نہیں ہے اور خود بے راہ آدمی ہے اور فسادی ہے اور اسے چھڑانے کے لیے آگے بڑھے اس نے سمجھا کہیں مجھے بھی مکّہ نہ جڑ دیں تو کہنے لگا کہ موسیٰ کیا آج

جھُوٹا آدمی الزام تراشی کرتا ہے

آپ مجھے مار دینا چاہتے ہیں جیسے کل ایک آدمی کو قتل کر چکے ہیں آپ بھی محض دنیا پہ اپنی دھاک بٹھانا چاہتے ہیں نیکی یا اصلاح کرنے کا آپ کا ارادہ نہیں۔ جھُوٹا تھا اس لیے ان پر الزامات لگائے مگر قبطی کے قتل والی بات اہلِ دربار تک جا پہنچی فرعون پہلے ہی ان کی طرف سے مطمئن نہ تھا قتل کا حکم صادر کر دیا تو دربار میں کوئی آدمی ان کو چاہنے والا بھی تھا وہ دوڑا اور موسیٰ علیہ السلام کو خبر کر دی اور کہا کہ امراءِ دربار آپ کے قتل کی سازش کر رہے ہیں اور مَیں آپ کی بھلائی چاہتا ہوں لہٰذا میں یہ عرض کروں گا کہ آپ فوراً شہر بھی چھوڑ دیں اور حکومتِ مصر کی حدود سے چلے جائیں۔ آپ بڑے خوفناک انداز میں بہت احتیاط کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے یہ دعا بھی کرتے جاتے تھے کہ اے اللہ مجھے ظالموں سے بچا لے اور میری حفاظت فرما۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۲۲ تا ۲۸ أَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۲

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾	اور جب مدین کی طرف رُخ کیا تو کہنے لگے اُمید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ بتائے ﴿٢٢﴾	22. And when he turned his face toward Midian, he said: Peradventure my Lord will guide me on the right road.
وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾	اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے (اور اپنے چارپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے۔ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چارپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں ﴿٢٣﴾	23. And when he came unto the water of Midian he found there a whole tribe of men, watering. And he found apart from them two women keeping back (their flocks). He said: What aileth you? The two said: We cannot give (our flocks) to drink till the shepherds return from the water; and our father is a very old man.
فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾	تو موسیٰ نے اُن کیلئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے۔ اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے ﴿٢٤﴾	24. So he watered (their flock) for them. Then he turned aside into the shade, and said: My Lord! I am needy of whatever good Thou sendest down for me.

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾

(تھوڑی دیر کے بعد) اُن میں سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی موسیٰ کے پاس آئی (اور) کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اسکی تم کو اُجرت دیں جب وہ اُنکے پاس آئے اور اُنسے (اپنا) ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو، تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو ﴿٢٥﴾

25. Then there came unto him one of the two women, walking shyly. She said: Lo! my father biddeth thee, that he may reward thee with a payment for that thou didst water (the flock) for us. Then, when he came unto him and told him the (whole) story, he said: Fear not! Thou hast escaped from the wrongdoing folk.

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٢٦﴾

ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانت دار (ہو) ﴿٢٦﴾

26. One of the two women said: O my father! Hire him! For the best (man) that thou canst hire is the strong, the trustworthy.

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾

انہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس (عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا، تم مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے ﴿٢٧﴾

27. He said: Lo! I fain would marry thee to one of these two daughters of mine on condition that thou hirest thyself to me for (the term of) eight pilgrimages. Then if thou completest ten it will be of thine own accord, for I would not make it hard for thee. Allah willing, thou wilt find me of the righteous.

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ ع

موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جونسی مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے ﴿٢٨﴾

28. He said: That (is settled) between thee and me. Whichever of the two terms I fulfil, there will be no injustice to me, and Allah is Surety over what we say.

اسرار و معارف

اور جب آپ مصر سے چلے تو آپ کا رخ مدین کی طرف تھا اور دعا کی کہ مجھے رب کریم سے امید ہے کہ درست سمت کی راہنمائی فرمائیں گے اور میں کسی بہتر ٹھکانے پر پہنچ سکوں گا آخر چلتے چلتے آپ مدین کے کنوئیں پر پہنچ گئے آپ کسی سے واقف نہ تھے دیکھا بہت سے لوگ جمع ہیں اور اپنے مواشی اور ریوڑوں کو پانی پلا رہے ہیں مگر دو نوجوان لڑکیاں الگ سے اپنی بکریاں روکے کھڑی ہیں آپ کو تعجب ہوا تو پوچھ لیا کہ یہ آپ اس طرح ریوڑ کو روک کر کیوں کھڑی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ ہم مردوں میں مل کر تو کام نہیں کر سکتیں لہذا انتظار کرتی ہیں جب یہ لوگ اپنے مواشی کو پانی پلا کر چلے جاتے ہیں تو ہم اپنے ریوڑ کو پلاتی ہیں اور اتنا بھی نہ کرتے مگر مجبوری ہے کہ گھر پہ ایک والد ہیں جو ضعیف ہیں اور کوئی کام کرنے والا نہیں۔

خواتین کے کام کرنے کا طریقہ

جہاں ضرورت ہو خواتین کام کر سکتی ہیں مگر مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول کی اجازت نہیں ہاں خواتین الگ رہ کر کام کریں یہی حنفیہ کا مسلک ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ڈول کھینچ کر ان کی بکریوں کو بھی پانی پلا دیا اور وہ گھر چلی گئیں آپ کسی سایہ کے نیچے جا کر بیٹھے اور دعا کی اے میرے پروردگار تو جو نعمت اور خیر عطا کرے تیری مرضی کہ میں اس وقت بہت ضرورت مند اور محتاج ہوں۔ اللہ کے الوالعزم رسول کی دعا سفر تھکاوٹ بھوک پیاس اور غریب الوطنی میں قبول ہوئی کہ ادھر وہ بچیاں گھر پہنچیں تو والدِ گرامی نے جلدی آنے کا سبب پوچھا انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنایا تو فرمایا انہیں بلا کر لے آؤ یہ شعیب علیہ السلام تھے آپ بوڑھے بھی تھے اور بینائی بھی نہ تھی چنانچہ ان میں سے ایک بچی اس انداز سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچی کہ اس کے چلنے سے

عورت میں حیا ہو تو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے

بھی حیا ٹپک رہی تھی یعنی ان کی دعا کا جواب آیا واقعی عورت میں حیا ہو تو اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے کہ ایک خاتون کے ملنے سے انہیں گھر کنبہ اور ہمدرد سب کچھ میسر آ گیا۔ چنانچہ انہوں نے آکر فرمایا میرے والد آپ کو یاد فرماتے ہیں کہ آپ نے ہمارا کام کر دیا وہ چاہتے ہیں کہ آپ کو اس کا کچھ معاوضہ دیں۔ آپ ساتھ چلے تو مفسرین فرماتے ہیں کہ خود آگے چلے اور انہیں اپنے پیچھے آنے اور راستہ بتانے کا فرمایا کہ اجنبی خاتون پر نظر نہ پڑے۔ جب شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے اور سب واقعہ بیان فرمایا تو انہوں نے فرمایا اب یہاں کوئی خطرہ نہیں آپ اُس ملک کی حدود سے باہر آگئے کوئی ڈرنے کی بات نہیں اب آپ اس ظالم قوم کے ہاتھ سے بچ نکلے۔ تب ان کی بیٹی نے درخواست کی کہ ابا انہیں ملازم رکھ لیجیے کہ ضرورت تو ہے اور یہ بہت قوی بھی ہیں کہ پانی کھینچ نکالا اور امانت دار بھی ہیں کہ ہمارے ساتھ بہت دیانت داری کا معاملہ فرمایا یہاں سے ثابت ہے کہ کسی ملازمت یا منصب

کسی منصب کے لیے اس کا اہل ہونا اور دیانتدار ہونا شرط ہے

کے لیے دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے اول اس کام کی اہلیت رکھتا ہو دوسرے امین اور دیانتدار ہو کہ خلوص سے کام کرے تو انہوں نے فرمایا میں چاہتا

ہوں کہ اپنی ایک بیٹی آپ کے نکاح میں دے دوں مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس ہمارا کام کریں گے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بیوی کی خدمت اس کا مہر ہو سکتی ہے تو فقہا کے نزدیک اس کی ذاتی خدمت نہیں مگر

مہر اور خدمت

ہاں اس کا کام ہو جیسے تجارتی منصوبہ یا کوئی اور کام فارم مواشی وغیرہ تو وہ کام کرنا اور اس کی اُجرت مہر میں منتقل کر دینا جائز ہے یا پھر جیسے یہاں سب کی خدمت بھی تو والد کا کام اس شرط پر کہ تنخواہ بیٹی کو مہر میں دے جائز ہے پھر یہ بیٹی کا حق ہے کہ وہ چاہے تو والد کو معاف کر دے لہٰذا آپ نے فرمایا کہ آٹھ سال یہاں رہ کر ہماری خدمت کرو اور اگر دس سال کرو تو یہ تمہارا احسان ہو گا بہرحال دونوں میں سے جو مدت بھی آپ پوری کر دیں گے درست ہے کہ میں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتا نہ میعاد بڑھا کر اور نہ کوئی ایسا کام کرنے کا حکم دوں گا جو آپ نہ کر سکیں۔ اور ساتھ رہ کر آپ مجھے اللہ کا نیک بندہ پائیں گے کہ کسی کی بھلائی کا احساس و ثبوت اس کے کردار سے ملتا ہے۔ انہوں نے قبول کر لیا کہ دونوں میں سے جو عرصہ بھی پورا کر دوں درست ہو گا ہمارے اس معاہدے پر ہم اللہ کریم کو گواہ کرتے ہیں۔

بیٹی کا نکاح

یہاں اس بات کا اظہار ہے کہ بیٹی کا نکاح اس کا ولی کرے تو مناسب ہے مگر اس کی اجازت سے لیکن اگر کوئی خاتون مرضی سے شرعی طریقے سے نکاح کر لے تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۲۹ تا ۴۲ اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۷

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ
اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ
امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا
بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ
تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾

جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر کے لوگوں
کو لے کر چلے تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر
والوں سے کہنے لگے کہ (تم یہاں) ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی
ہے شاید میں وہاں سے رستے کا کچھ پتہ لاؤں یا آگ
کا انگارہ لے آؤں تاکہ تم تاپو ﴿۲۹﴾

29. Then, when Moses had fulfilled the term, and was travelling with his housefolk, he saw in the distance a fire and said unto his housefolk: Bide ye (here). Lo! I see in the distance a fire; peradventure I shall bring you tidings thence, or a brand from the fire that ye may warm yourselves.

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ
فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ
يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾

جب اسکے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک
مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں تو
خدائے رب العالمین ہوں ﴿۳۰﴾

30. And when he reached it, he was called from the right side of the valley in the blessed field, from the tree: O Moses! Lo! I, even I, am Allah, the Lord of the Worlds;

31. Throw down thy staff. And when he saw it writhing as it had been a demon, he turned to flee headlong (and it was said unto him): O Moses! Draw nigh and fear not. Lo! thou art of those who are secure.

32. Thrust thy hand into the bosom of thy robe, it will come forth white without hurt. And guard thy heart from fear. Then these shall be two proofs from your Lord unto Pharaoh and his chiefs: Lo! they are evil-living folk.

33. He said: My Lord! Lo! I killed a man among them and I fear that they will kill me.

34. My brother Aaron is more eloquent than me in speech. Therefore send him with me as a helper to confirm me. Lo! I fear that they will give the lie to me.

35. He said: We will strengthen thine arm with thy brother, and We will give unto you both power so that they cannot reach you for Our portents. Ye twain, and those who follow you, will be the winners.

36. But when Moses came unto them with Our clear tokens, they said: This is naught but invented magic. We never heard of this among our fathers of old.

37. And Moses said: My Lord is best aware of him who bringeth guidance from His presence, and whose will be the sequel of the Home (of bliss). Lo! wrong-doers will not be successful.

38. And Pharaoh said: O chiefs! I know not that ye have a god other than me, so kindle for me (a fire), O Haman, to bake the mud; and set up for me a lofty tower in order that I may survey the God of Moses; and lo! I deem him of the liars.

39. And he and his hosts were haughty in the land without right, and deemed that they would never be brought back to Us.

اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دو۔ جب دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے
گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا ﴿٣١﴾
(ہم نے کہا کہ) موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو مت تم امن پانے والوں میں ہو
اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئیگا
اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی طرف
سکیڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں
(انکے ساتھ) فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس (جاؤ)
کہ وہ نافرمان لوگ ہیں ﴿٣٢﴾
(موسیٰ نے) کہا اے پروردگار انمیں کا ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہو چکا
ہے سو مجھے خوف ہے کہ وہ (کہیں) مجھ کو مار نہ ڈالیں ﴿٣٣﴾
اور ہارون (جو) میرا بھائی (ہے) اسکی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے
تو اسکو میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے مجھے
خوف ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے ﴿٣٤﴾
(خدا نے) فرمایا ہم تمہارے بھائی سے تمہارے بازو کو مضبوط کرینگے
اور تم دونوں کو غلبہ دینگے تو ہماری نشانیوں کے سبب وہ تم تک پہنچ نہ
سکیں گے (اور) تم اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہوگے ﴿٣٥﴾
اور جب موسیٰ انکے پاس ہماری کھلی نشانیاں لیکر آئے تو وہ کہنے
لگے کہ یہ تو جادو ہے جو اس نے بنا کھڑا کیا ہے اور یہ (باتیں)
ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو (کبھی) سنی نہیں ﴿٣٦﴾
اور موسیٰ نے کہا کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا
ہے جو اس کی طرف سے حق لے کر آیا ہے اور جس کے لئے
عاقبت کا گھر (یعنی بہشت) ہے۔ بیشک ظالم نجات نہیں پائینگے ﴿٣٧﴾
اور فرعون نے کہا کہ اے اہل دربار میں تمہارا اپنے سوا
کسی کو خدا نہیں جانتا تو ہامان میرے لئے گارے کو
آگ لگوا کر (اینٹیں پکوا) دو پھر ایک (اونچا) محل
بنا دو تاکہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں اور
میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں ﴿٣٨﴾
اور وہ اور اسکے لشکر ملک میں ناحق مغرور ہو رہے تھے
اور خیال کرتے تھے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئینگے ﴿٣٩﴾

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا
جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ
أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾
اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ
مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ
جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ ۖ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ
مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۚ إِنَّهُمْ
كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٣٢﴾
قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ
أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿٣٣﴾
وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا
فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي ۖ إِنِّي أَخَافُ
أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ
لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِآيَاتِنَا ۚ
أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾
فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا
مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا
بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾
وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ
بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ
لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ
عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي
أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ
مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٣٨﴾
وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٩﴾

فَأَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾
وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ إِلَى النَّارِ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾
وَأَتْبَعْنٰهُمْ فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع

تو ہم نے انکو اور اُنکے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا میں ڈال دیا۔
سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا ﴿۴۰﴾
اور ہم نے اُن کو پیشوا بنایا تھا وہ لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے
تھے اور قیامت کے دن اُن کی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾
اور اس دنیا میں ہم نے انکے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت
کے روز بھی بدحالوں میں ہوں گے ﴿۴۲﴾

40. Therefor We seized him and his hosts, and abandoned them unto the sea. Behold the nature of the consequence for evil-doers!

41. And We made them patterns that invite unto the Fire, and on the Day of Resurrection they will not be helped.

42. And We made a curse to follow them in this world, and on the Day of Resurrection they will be among the hateful.

اسرار و معارف

چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام نے وہ عرصہ پورا کر دیا جس کا وعدہ فرمایا تھا تو حضرت شعیب علیہ السلام کی اجازت سے اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر واپس مصر کو روانہ ہوئے کہ گھر والوں سے بچھڑے ہوئے دس سال بیت چکے تھے روایات کے مطابق موسیٰ علیہ السلام نے دس برس پورے کیے۔ راستے میں رات ہو گئی موسم بھی سرد تھا تو کوہ طور پر جو آپ کی راہ کے ساتھ پڑتا تھا روشنی دیکھی جیسے کسی نے آگ روشن کی ہو۔ تو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں انتظار کریں میں وہاں جاتا ہوں ممکن ہے کوئی راستے کے بارے خبر وہاں سے مل جائے کہ لگتا ہے ہم راستہ بھول رہے ہیں اور آگ بھی لیتا آؤں گا یہاں جلا کر تاپ سکیں گے۔ جب آگ لینے کیلئے پہنچے تو وادی کے اس کنارے سے جہاں پورا تختہ ہی روشن ہو رہا تھا اور برکات سے بھرا ہوا تھا کہ جہاں کوئی

جس جگہ کوئی مبارک کام ہو یا اللہ کا مبارک بندہ مقیم ہو وہ جگہ بھی مبارک ہوتی ہے

مبارک کام ہو یا مبارک ہستی مقیم ہو وہ جگہ بھی برکات کی حامل ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی تختہ میں سے ایک درخت سے جو سارے کا سارا روشن ہو رہا تھا آواز آ رہی تھی کہ اے موسیٰ میں اللہ ہوں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہوں۔ یہاں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ وہ روشنی

وادی میں ذاتِ باری جلوہ افروز تھی کیا؟

جلوۂ ذاتِ باری تھا بلکہ وہ نور تو تجلیٔ صفاتی کا تھا کہ کلامِ باری خود صفتِ باری ہے ارشاد یہ ہو رہا تھا کہ یہ کلام جو آپ سُن رہے ہیں اور جس کے انوارات

سے وادی بقعہ نور بنی ہوئی ہے کرنے والا میں اللہ ہوں۔

اور حکم ہوا کہ اپنے عصا کو ڈال دیجیے آپ نے پھینکا تو وہ اژدھا بن کر پھنکارنے لگا تو موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ ہو کر پیچھے کو بھاگے کہ بہت بڑا اژدھا تھا آپ نے جان بچانا چاہی اور پیچھے دیکھا تک نہیں کہ دوبارہ آواز آئی کہ موسیٰ ڈریں نہیں واپس آئیں اور آگے بڑھیں۔ آپ تو اللہ کی طرف سے امن دیئے گئے ہیں یہ آپ کا معجزہ ہے آپ کی مدد اور نبوت کا ثبوت ہے اسے ہاتھ میں لیجیے عصا بن جائے گا۔ اب اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالیے جب نکالیں گے تو بہت روشن ہو گا اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں جب دوبارہ گریبان میں ڈالیں گے تو درست ہو جائے گا۔

دوسرے معجزات کے ساتھ یہ دو عظیم معجزات آپ کی نبوت کی دلیل ہیں آپ فرعون اور اس کے اُمراء سے بات کیجیے انہیں راہِ راست کی طرف بلائیے کہ وہ بہت سخت نافرمان ہیں۔ آپ نے عرض کیا بارِ الٰہا مجھ سے تو ان کا ایک قبطی مارا گیا تھا خطرہ یہ ہے کہ بات سننے سے پہلے ہی وہ میرے قتل کا حکم صادر کر دے پھر اگر بات ہو اور سوال جواب کرنا پڑیں تو میری زبان میں لکنت ہے جبکہ میرے بھائی ہارون بڑے فصیح ہیں اور خوب کلام کر سکتے ہیں انہیں آپ میرے ساتھ کر دیجیے کہ وہ میری قوت بھی ہوں گے اور میری تصدیق بھی کریں گے فرعونیوں سے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے تو کوئی ایسا بھی ہو جو ان کے روبرو تصدیق بھی کرے۔

ارشاد ہوا تمہارے بھائی کو تمہاری قوتِ بازو بنا دیں گے یعنی انہیں بھی نبوت سے سرفراز کر کے ساتھ کر دیا اور تمہیں وہ رُعب عطا کر دیں گے کہ فرعونی ہاتھ ڈالنے کی جُرأت ہی نہ کر سکیں گے نیز آپ معجزات لے کر جائیں یہ بات طے ہے کہ آپ اور آپ کے اطاعت شعار ہی فاتح اور غالب ہوں گے موسیٰ علیہ السلام معجزات کے ساتھ نویدِ فتح لے کر فرعون کی طرف روانہ ہوئے۔

اور جب فرعون کے دربار میں پہنچے دعوت دی اور معجزات کا اظہار فرمایا تو اہلِ دربار کہنے لگے یہ سب جادو کا کھیل نظر آتا ہے اور ساری بات ایک تراشیدہ حکایت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آج تک ہمارے باپ دادا نے کسی نبی یا دین کا نام تک نہیں سنا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حق و باطل کا فیصلہ تو پروردگار ہی کے پاس ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اس کی بارگاہ سے ہدایت کا پیغام کون لایا ہے اور انجام کار کس کو فتح اور آخرت

کی کامرانی نصیب ہو گی لیکن یہ ظاہر ہے کہ ظلم کبھی کامیاب نہ ہو گا اور نہ ہی اللہ ظالموں کا بھلا کرے گا اور تم لوگ ظالم ہو لہٰذا تمہارا انجام واضح ہے۔ فرعون کہنے لگا کہ اے ہامان میں نہیں سمجھتا کہ میرے علاوہ کوئی دوسری ایسی ہستی ہے جس کی پوجا اور اطاعت کی جائے اگر کوئی آسمانوں پہ ہے تو پھر مٹی کو آگ میں پکا کر اس سے ایک بہت بڑی اور بلند و بالا عمارت بناؤ کہ اس سے جھانک کر آسمانوں تک میں دیکھا جاسکے کہ کہیں موسیٰ کا معبود بھی ہے حالانکہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ غلط کہہ رہا ہے۔ یعنی اوّل اینٹ جو تیار کی گئی وہ ہامان نے ایجاد کی۔ اور ایک

فرعون کے حکم سے ہامان نے اینٹ ایجاد کی

بلند و بالا عمارت کھڑی کی گئی اور فرعون کو حسرت ہی رہی فرعون کو اپنے لشکروں پہ اور طاقت پہ بہت گھمنڈ تھا اس نے تکبّر کی راہ اختیار کی اور اس کے لشکر بھی زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے تھے جیسے انہوں نے یہ سمجھ لیا ہو کہ انہیں پلٹ کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہونا۔

چنانچہ اللہ کی گرفت میں پکڑے گئے فرعون بھی اور اس کے لاؤ لشکر بھی اور پانی میں غرق کر کے تباہ کر دیئے گئے اے مخاطب ظلم کرنے والوں کا انجام دیکھ لے کہ بُرائی کرتے کرتے وہ جہنم کی طرف بلانے والے داعی اور امام بن گئے۔

لفظ امام

لفظ امام کوئی شرعی منصب نہیں یہ پہلے بھی گزر چکا یہ محض قیادت اور لیڈر شپ کے معنوں میں کتاب میں استعمال ہُوا نیک لوگوں کا راہنما بھی امام کہلایا اور کفار و بدکار کا راہنما یا لیڈر بھی لہٰذا شیعہ کا منصبِ امامت محض ایک گھڑی ہوئی بات ہے یہ شرعی منصب ہی نہیں اور فرعونی لیسے امام بنے جو دوزخ کی طرف دعوت دیتے تھے اور روزِ حشر جن کی مدد کو بھی کوئی نہیں ہو گا یعنی شفاعت سے بھی محروم ہوں گے اور ان کے اعمالِ بَد کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی اُن پر لعنت مسلط کر دی گئی کہ وہ نہ رہیں تو بھی انہیں پھٹکار پڑتی رہے اور روزِ حشر ان کا بہت بُرا حال ہو گا۔

ہر بُرائی بجائے خود آگ ہے

یہاں ثابت ہے کہ ہر بُرا عمل بجائے خود ایک آگ ہے اور آخرت میں جس طرح نیکی گل و گلزار بن جائے گی ویسے ہی برائی انگاروں کی صورت اختیار کر لے گی۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۳

اور ہم نے پہلی اُمتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی جو لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۴۳

43. And We verily gave the Scripture unto Moses after We had destroyed the generations of old; clear testimonies for mankind, and a guidance and a mercy, that haply they might reflect.

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۴۴

اور جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو تم (طور کی) غرب کی طرف نہیں تھے اور نہ اس واقعے کے دیکھنے والوں میں تھے ۴۴

44. And thou (Muhammad) wast not on the western side (of the Mount) when We expounded unto Moses the commandment, and thou wast not among those present;

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۴۵

لیکن ہم نے (موسیٰ کے بعد) کئی اُمتوں کو پیدا کیا پھر اُن پر مدت طویل گزر گئی۔ اور نہ تم مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ اُن کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے۔ ہاں ہم ہی تو پیغمبر بھیجنے والے تھے ۴۵

45. But We brought forth generations, and their lives dragged on for them. And thou wast not a dweller in Midian, reciting unto them Our revelations, but We kept sending (messengers to men).

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۶

اور نہ تم اس وقت جب کہ ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی طُور کے کنارے تھے بلکہ (تمہارا بھیجا جانا) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے تاکہ تم اُن لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا ہدایت کرو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۴۶

46. And thou wast not beside the Mount when We did call; but (the knowledge of it is) a mercy from thy Lord that thou mayest warn a folk unto whom no warner came before thee, that haply they may give heed.

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۴۷

اور (اے پیغمبر ہم نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ) ایسا نہ ہو کہ اگر ان (اعمال) کے سبب جو اُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اُن پر کوئی مصیبت واقع ہو تو یہ کہنے لگیں کہ اے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں ہوتے ۴۷

47. Otherwise, if disaster should afflict them because of that which their own hands have sent before (them), they might say: Our Lord! Why sentest Thou no messenger unto us, that we might have followed Thy revelations and been of the believers!

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۴۸

پھر جب اُن کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچا تو کہنے لگے کہ جیسی (نشانیاں) موسیٰ کو ملی تھیں ویسی اس کو کیوں نہیں ملیں کیا جو (نشانیاں) پہلے موسیٰ کو دی گئی تھیں اُنہوں نے اُن سے کفر نہیں کیا؟ کہنے لگے کہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے موافق اور بولے کہ ہم سب سے منکر ہیں ۴۸

48. But when there came unto them the Truth from Our presence, they said: Why is he not given the like of what was given unto Moses? Did they not disbelieve in that which was given unto Moses of old? They say: Two magics[2] that support each other; and they say: Lo! in both we are disbelievers.

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۴۹

کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم خدا کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (کتابوں) سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہو تاکہ میں بھی اسی کی پیروی کروں ۴۹

49. Say (unto them, O Muhammad): Then bring a Scripture from the presence of Allah that giveth clearer guidance than these two (that) I may follow it, if ye are truthful.

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ ع

پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔ بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ﴿۵۰﴾

50. And if they answer thee not, then know that what they follow is their lusts. And who goeth farther astray than he who followeth his lust without guidance from Allah? Lo! Allah guideth not wrongdojng folk.

اسرار و معارف

اور جب پہلی امتیں اپنی گمراہی کے سبب ہلاک ہوگئیں تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرما کر مبعوث فرمایا جس میں بصائر یعنی عقل سلیم کی راہنمائی کرنے والی باتیں اور صحیح راہنمائی اور اللہ کی رحمت تھی کہ حق بات عقلِ سلیم کو اپیل کرتی ہے پھر بندہ ایمان قبول کرتا ہے تو یہ ہدایت ہوگی اور پھر اعمالِ صالح نصیب ہوتے ہیں جو رحمت ہیں اور یہ اہتمام اس لیے فرمایا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور جب یہ سب ہو رہا تھا یا موسیٰ علیہ السلام سے بات ہو رہی تھی تو انہیں کتاب عطا ہوئی تو آپ طُور پر تشریف نہ رکھتے تھے کہ آپ نے وہ واقعہ دیکھا ہو پھر بے شمار لوگ گزرے اور زمانے بیت گئے یہ باتیں لوگوں کے علوم سے مِٹ گئیں اور نہ ہی آپ اہلِ مدین کے زمانے میں وہاں تھے کہ آپ یہ واقعات پوری صحت کے ساتھ بیان فرماتے۔ یہ تو ہمارا کرم ہے کہ سلسلہ نبوت کو جاری رکھا اور ہدایت کے لیے انبیاء بھیجتے رہے اور اب آپ مبعوث ہوتے اور یہ حقائق بذریعہ وحی آپ تک پہنچے۔ آپ تو طُور پر موجود نہ تھے جب موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ ہمکلامی نصیب ہوا آپ پر تو یہ سارے حقائق اللہ کی رحمت سے بذریعہ وحی نازل ہوئے تاکہ ان لوگوں کے پاس آپ مبعوث ہوں جن کے پاس عرصہ دراز سے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور یہ زمانہ اور اہلِ زمانہ حقائق سے دور اور ہدایت سے محروم ہو چکے ہیں تو آپ کے ارشادات سے نصیحت حاصل کریں۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ جب اپنے کرتوتوں کے باعث تباہ ہونے لگیں تو کہنے لگیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہمارے پاس بھی تو رسول بھیجا ہوتا تاکہ ہم آپ کی آیات پہ عمل پیرا ہوتے اور ایمان والے بندوں میں شامل ہو سکتے۔ مگر اب جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا تو ایک نیا نقطہ نکال لائے کہ قرآن ویسے

یکبارگی کیوں عطا نہ ہوا جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ایک ہی بار تورات عطا ہوئی تھی تو کیا جب موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی تھی تو لوگوں نے مان لی تھی اور کفر نہ کیا تھا بلکہ اب قرآن کو بھی سن کر کفار کہتے ہیں وہ بھی اور یہ بھی دونوں جادو بھری باتیں ہیں اور ہم ان سب باتوں کے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان سے کہیے کہ غرض تو حق کا اتباع کرنے سے ہے اگر بالفرض قرآن حق نہیں ہے تو حق کیا ہے تم پیش کر دو کوئی ایسی کتاب لاؤ جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہو اور ان دونوں سے بہتر راہنمائی کرتی ہو تو میں اس کا اتباع کر لوں گا اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو ایسا کر دکھاؤ اور اگر ایسا ممکن نہیں تو پھر یہ اللہ کی کتابِ ہدایت اپنی حقانیت کے ثبوت کے ساتھ موجود ہے تم مان لو۔ اس پر بھی آپ کی بات نہ مانیں تو جان لیجیے کہ یہ لوگ نہ ہدایت پر چلتے ہیں اور نہ ہدایت کے طالب ہیں بلکہ محض اپنی خواہشاتِ نفس کے غلام ہیں اور جو کوئی بھی اللہ کی ہدایت کے بغیر محض اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا اور یہ پکی بات ہے کہ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نصیب نہیں فرماتے۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۵۱ تا ۶۰

أَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۹

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۱﴾

اور ہم پے در پے اُن لوگوں کے پاس (ہدایت کی) باتیں بھیجتے رہے ہیں تاکہ نصیحت پکڑیں ﴿۵۱﴾

51. And now verily We have caused the Word to reach them, that haply they may give heed.

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾

جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں ﴿۵۲﴾

52. Those unto whom We gave the Scripture before it, they believe in it.

وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۳﴾

اور جب (قرآن) اُن کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ بیشک وہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے اور ہم تو اس سے پہلے کے حکم بردار ہیں ﴿۵۳﴾

53. And when it is recited unto them, they say: We believe in it. Lo! it is the Truth from our Lord. Lo! even before it we were of those who surrender (unto Him)

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿۵۴﴾

ان لوگوں کو دُگنا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ صبر کرتے رہے ہیں اور بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ﴿۵۴﴾

54. These will be given their reward twice over, because they are steadfast and repel evil with good, and spend of that wherewith We have provided them.

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَ
قَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي
الْجَاهِلِينَ ﴿۵۵﴾

اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو
تمہارے اعمال۔ تم کو سلام۔ ہم جاہلوں کے خواستگار
نہیں ہیں ﴿۵۵﴾

55. And when they hear vanity they withdraw from it and say: Unto us our works and unto you your works. Peace be unto you! We desire not the ignorant.

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۵۶﴾

اے محمد تم جس کو دوست رکھتے ہو اُسے ہدایت نہیں کر سکتے
بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ ہدایت
پانے والوں کو خوب جانتا ہے ﴿۵۶﴾

56. Lo! thou (O Muhammad) guidest not whom thou lovest, but Allah guideth whom He will. And He is best aware of those who walk aright.

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ
نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ
حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ
شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۷﴾

اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں
تو اپنے ملک سے اُچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے اُن کو حرم
میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے
میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے ہے
لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے ﴿۵۷﴾

57. And they say: If we were to follow the Guidance with thee we should be torn out of our land. Have We not established for them a sure sanctuary, whereunto the produce of all things is brought (in trade), a provision from Our presence? But most of them know not.

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا
فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ
إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿۵۸﴾

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت
میں اترا رہے تھے سو یہ اُنکے مکانات ہیں جو اُنکے بعد آباد ہی
نہیں ہوئے مگر بہت کم اور اُنکے پیچھے ہم ہی اُنکے وارث ہوئے ﴿۵۸﴾

58. And how many a community have We destroyed that was thankless for its means of livelihood! And yonder are their dwellings, which have not been inhabited after them save a little. And We, even We, were the inheritors.

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ
يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا
وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾

اور تمہارا پروردگار بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک
اُنکے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو اُنکو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے
اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں
کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں ﴿۵۹﴾

59. And never did thy Lord destroy the townships, till He had raised up in their mother-(town) a messenger reciting unto them Our revelations. And never did We destroy the townships unless the folk thereof were evil-doers.

وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ
وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۶۰﴾

اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور
اس کی زینت ہے۔ اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور
باقی رہنے والی ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ ﴿۶۰﴾

60. And whatsoever ye have been given is a comfort of the life of the world and an ornament thereof; and that which Allah hath is better and more lasting. Have ye then no sense?

اسرار و معارف

اور پھر قرآنِ حکیم کے مسلسل اتارے جانے کی حکمت ارشاد ہوئی کہ ہم نے قرآن کریم کو بتدریج نازل فرمایا
کہ لوگوں کو بار بار تازہ بتازہ کلامِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور مسلسل دعوت الی اللہ دی جاتی رہے نیز ہر آیت کو

واقعات اور سوالات کے جواب میں نازل فرما کر یہ سہولت پیدا کر دی کہ یاد رکھنے میں بھی آسانی ہو ورنہ اللہ قادر ہے تورات کی طرح ایک ہی دفعہ بھی عطا فرما دیتا۔ اور یہ محض اعتراض ہے ورنہ وہ لوگ جو اہلِ کتاب میں سے ایماندار تھے اور اپنی کتاب پر ہی ایمان رکھتے تھے جب ان کے سامنے یہ آیات پڑھی گئیں تو انہوں نے فوراً کہا کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ یہ حق ہے اور ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور ہم تو اس کے نازل ہونے اور آپ کی بعثت سے پہلے ہی اپنی کتابوں میں پیش گوئیاں پڑھ کر یہ حقیقت تسلیم کیے بیٹھے تھے اب جب آپ کی بعثت کی سعادت سے مشرف ہونے کا موقع نصیب ہوگا تو بھلا کیسے نہ مانیں گے اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو دوہرا اجر عطا فرمایا جائے گا کہ انہوں نے ایمان پہ استقامت دکھائی اور اپنی کتابوں سے پیشگوئی

دوہرا اجر

پڑھ کر بھی ایمان لائے اور پھر جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو بھی ایمان پہ قائم رہے یہ وعدہ اور لوگوں سے بھی ہے جیسے ازواجِ مطہرات سے کہ بحیثیت نبی آپ ﷺ کی اطاعت کی اور بحیثیت خاوند بھی آپ ﷺ کی خدمت کی۔ اسی طرح بعض دوسرے لوگوں کے حق میں بھی اس انعام کا وعدہ ہے گویا جو عمل بھی وہ کریں گے وہ دوبار لکھا جائے گا ورنہ ہر عمل پر اجر کئی گنا عطا ہوتا تو ویسے بھی اللہ کی رحمت سے ہوگا مگر ایسے حضرات کا ہر عمل دو بار شمار ہو کر کئی گنا اضافہ پائے گا اور اس استقامت

استقامت علی الایمان سے توفیق عمل نصیب ہوتی ہے

علی الایمان کے سبب انہیں ایسی توفیق نصیب ہے کہ برائی کے جواب میں بھی بھلائی کرتے ہیں اور بُرے اعمال کی جگہ نیک اعمال کو رواج دیتے ہیں اور بجائے دولت کی محبت میں گرفتار ہونے کے مال و دولت کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یعنی اگر ایمان پہ استقامت نصیب ہو تو یہ توفیقِ عمل نصیب ہوتی ہے ورنہ بندہ برائی میں پھنس جاتا ہے اور دولت کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور انہیں یہ توفیق نصیب ہے کہ جب ان کفار کی خرافات اور اعتراضات سنتے ہیں تو پرواہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ میاں! تم جو چاہو کرو اس کا بدلہ تمہیں کو ملے گا اور اپنے اعمال کا بدلہ ہم پائیں گے۔ ہم آپ سے معذرت چاہتے اور ایسی جاہلانہ گفتگو میں پڑنا نہیں چاہتے یعنی کافروں کے اعتراضات سے متاثر ہونا اور فضول بحث میں پڑنا بجائے خود بُری بات ہے جس سے اللہ انہیں بچاتا ہے۔

آگے ارشاد ہوتا ہے کہ آپ کا کام ہدایت پہنچانا تو ہے مگر ہدایت پر چلانا آپ کا کام نہیں کہ آپ تو چاہتے ہیں سب کفار ایمان قبول کرلیں مگر ایسا نہیں ہو سکتا یہ تو اللہ کی پسند ہے کہ وہ کسے ہدایت بخشتا ہے اور اس نے بتا دیا ہے کہ جس کے دل میں آپ کے ارشادات سُن کر ہدایت کی طلب پیدا ہوگی اسے ضرور ہدایت بخشے گا ورنہ نہیں تو وہ ہدایت کے طلب گاروں سے بہت اچھی طرح واقف ہے۔

ابوطالب کے بارہ میں

مفسرین کرام کے مطابق یہ آیت ابوطالب کے بارہ میں نازل ہوئی کہ آپ ﷺ کی بہت خواہش تھی انہیں ایمان نصیب ہو مگر خود وہ آمادہ نہ ہوئے۔ صاحبِ روح المعانی نے اس موضوع پر بحث سے منع فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو طبعی طور پر دکھ پہنچنے کا احتمال ہے۔

دُنیا کے نقصان کا خوف بھی ایمان لانے میں رکاوٹ بن سکتا ہے

ان کفار کے دلوں میں تو دنیا کی محبت ایسی سمائی ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کی بات مان لیں اگرچہ بات تو آپ کی حق ہے مگر ہمیں کفار سخت نقصان پہنچائیں گے اور گھروں تک سے نکال دیں گے یہی حال آج کے مسلمان کہ نماز روزہ تو کرتا ہے مگر عملی زندگی میں مغرب کی کافرانہ اداؤں کا اثر ہے کہ کہیں امریکہ ناراض نہ ہو جائے اور یہ اعتراض اہلِ مکہ کو تو زیب ہی نہیں دیتا کہ ان کے لیے اللہ نے حرم کو جائے امن بنا دیا ہے جہاں کوئی کسی پر زیادتی نہیں کرتا اور روئے زمین سے ہر قسم کے میوہ جات یہاں کھنچے چلے آتے ہیں حتّٰی کہ سارا سال سارے موسموں کے اور ساری دنیا کے پھل دستیاب ہوتے ہیں اور کبھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا بہت بڑا احسان ہے مگر لوگ اس کا شعور ہی نہیں رکھتے۔ پھر دولتِ دنیا کا بھروسہ کیا ہے کتنے لوگ تھے جو بڑے ٹھاٹھ سے رہا کرتے تھے لیکن جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا انکار کیا تو اب یہ انکے گھر ویران پڑے ہیں کہ اس کے بعد وہ زیادہ دیر تک نہ رہ سکے۔ اس لیے کہ یہ دنیا اور اس کی دولت کے مالک اور وارث ہم ہیں جب تک چاہیں دیں اور جب چاہیں واپس لے لیں۔ اور آپ کا پروردگار ایسا کریم ہے کہ جب تک کسی جگہ کے باسی ظلم میں ایک خاص حد تک نہ چلے جائیں درگزر فرماتا ہے اور مہلت دیتا ہے لیکن اگر باز نہ آئیں تو ہلاک کر دیئے جاتے ہیں لہٰذا جس مال و دولت

اور گھر گھاٹ کو یہ بچانا چاہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایمان لانے سے مالی نقصان نہ ہو وہ محض چند روزہ دنیا کی
زندگی کے لیے ان کے پاس ہے مگر ایمان لے آتے تو اس کا اجر جو اللہ کے پاس ہے اس سے بہت بہتر بھی
ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے بھی کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔

رکوع نمبر ۷ آیات ۶۱ تا ۷۵ — اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰ / ۱۰

أَفَمَن وَعَدْنَٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَٰقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَٰهُ مَتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ ۝٦١

بھلا جس شخص سے ہم نے نیک وعدہ کیا اور اس نے اسے حاصل کرلیا تو کیا وہ اس شخص کا سا ہے جسکو ہم نے دنیا کی زندگی کے فائدے سے بہرہ مند کیا پھر وہ قیامت کے روز ان لوگوں میں ہو جو ہمارے روبرو حاضر کئے جائینگے ۶۱

61. Is he whom We have promised a fair promise which he will find (true) like him whom We suffer to enjoy awhile the comfort of the life of the world, then on the Day of Resurrection he will be of those arraigned?

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝٦٢

اور جس روز (خدا) انکو پکاریگا اور کہیگا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعوی تھا ۶۲

62. On the Day when He will call unto them and say: Where are My partners whom ye imagined?

قَالَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَغْوَيْنَآ أَغْوَيْنَٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا۟ إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ۝٦٣

(تو) جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہوگا وہ کہینگے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جنکو ہم نے گمراہ کیا تھا اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح انکو گمراہ کیا تھا (اب) ہم تیری طرف (متوجہ ہوکر) اُن سے بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے ۶۳

63. Those concerning whom the Word will have come true will say: Our Lord! These are they whom we led astray. We led them astray even as we ourselves were astray. We declare our innocence before Thee: us they never worshipped.

وَقِيلَ ٱدْعُوا۟ شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَهُمْ وَرَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَهْتَدُونَ ۝٦٤

اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ تو وہ اُن کو پکارینگے اور وہ اُن کو جواب نہ دے سکیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لینگے (تو تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت یاب ہوتے ۶۴

64. And it will be said: Cry unto your (so-called) partners (of Allah). And they will cry unto them, and they will give no answer unto them, and they will see the Doom. Ah, if they had but been guided!

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ ٱلْمُرْسَلِينَ ۝٦٥

اور جس روز (خدا) اُن کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا ۶۵

65. And on the Day when He will call unto them and say: What answer gave ye to the messengers?

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَنۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ۝٦٦

تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے، اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ سکیں گے ۶۶

66. On that day (all) tidings will be dimmed for them, nor will they ask one of another.

فَأَمَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ ٱلْمُفْلِحِينَ ۝٦٧

لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں ہو ۶۷

67. But as for him who shall repent and believe and do right, he haply may be one of the successful.

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٦٨

اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے) چاہتا ہے برگزیدہ کرلیتا ہے ان کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ یہ جو شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک و بالاتر ہے ۶۸

68. Thy Lord bringeth to pass what He willeth and chooseth. They have never any choice. Glorified be Allah and exalted above all that they associate (with Him)!

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾

اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو جانتا ہے (۶۹)

69. And thy Lord knoweth what their breasts conceal, and what they publish.

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۷۰)

70. And He is Allah; there is no God save Him. His is all praise in the former and the latter (state), and His is the command, and unto Him ye will be brought back.

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾

کہو بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات (کی تاریکی) کئے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے جو تم کو روشنی لا دے۔ تو کیا تم سنتے نہیں (۷۱)

71. Say: Have ye thought, if Allah made night everlasting for you till the Day of Resurrection, who is a God beside Allah who could bring you light? Will ye not then hear?

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

کہو تو بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت تک دن کئے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے کہ تم کو رات لادے جس میں تم آرام کرو۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں (۷۲)

72. Say: Have ye thought, if Allah made day everlasting for you till the Day of Resurrection, who is a God beside Allah who could bring you night wherein ye rest? Will ye not then see?

وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾

اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات کو اور دن کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اس میں اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو (۷۳)

73. Of His mercy hath He appointed for you night and day, that therein ye may rest, and that ye may seek His bounty, and that haply ye may be thankful.

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾

اور جس دن وہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک جن کا تمہیں دعویٰ تھا کہاں ہیں (۷۴)

74. And on the Day when He shall call unto them and say: Where are My partners whom ye pretended?

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ ع

اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات خدا کی ہے اور جو کچھ وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا (۷۵)

75. And We shall take out from every nation a witness and We shall say: Bring your proof. Then they will know that Allah hath the Truth, and all that they invented will have failed them.

اسرار و معارف

اور بھلا جس شخص کو بہت حسین وعدہ دیا گیا ہو یعنی آخرت کی کامیابی کا اور وہ اسے پانے والا بھی ہو اس کی برابری وہ شخص تو نہیں کرسکتا جس کے پاس چند روز مال و دولتِ دنیا تو ہو مگر قیامت کے روز اسے مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا ہونا ہو وہ ایسا دن ہوگا کہ جب ان کفار و مشرکین پر سوال ہوگا کہ جن لوگوں کو تم نے

میرا شریک مان رکھا تھا وہ کہاں ہیں تو وہ لوگ جو یہاں دنیا میں ان کے پیشوا بنے ہوتے ہیں اپنے اوپر جرم ثابت ہو چکنے کے بعد یہ عذر کریں گے کہ اے اللہ ہم خود گمراہ تھے لہٰذا انہیں بھی وہی کچھ بتایا جس پر خود عمل کرتے تھے لیکن انہوں نے ہماری بات اپنے اختیار سے مانی ہم نے ان پر کوئی جبر نہیں کیا حتیٰ کہ شیطان بھی لوگوں سے کہے گا کہ مجھے تم پہ کوئی اختیار نہ تھا تم نے اللہ کی بات قبول نہ کی اور میرے جھوٹ کو مان لیا جیسا کہ دوسری جگہ مذکور ہے چنانچہ وہ سب کہیں گے کہ اے اللہ ہم ان سے براءت کا اظہار کرتے ہیں یعنی ہمیں ان کا شریک جرم نہ بنایا جائے کہ یہ ہماری پرستش نہ کرتے تھے بلکہ اپنی خواہش نفس کے غلام تھے۔ پھر انہیں حکم ہوگا کہ اب پکارو اپنے معبودانِ باطلہ کو اور پکاریں گے مگر انہیں کوئی جواب تک نہ ملے گا اور جہنم کا عذاب سامنے دیکھ رہے ہوں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ انہوں نے ہدایت قبول کر لی ہوتی۔ پھر اعلان کیا جائے گا کہ اب سوچو کہ تم نے اللہ کے فرستادہ نبیوں اور رسولوں کو کیا جواب دیا تھا لیکن عذاب ان کی یادداشتیں تک کھو دے گا آپس میں بھی ایک دوسرے سے پوچھ پاچھ نہ سکیں گے ہاں مگر جواب توبہ کرلے اور توبہ یہ ہے کہ عقائد درست کرے اور عقائد کے مطابق نیک اعمال بجالائے سو ایسے لوگوں کے کامیاب ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

توبہ کیا ہے

تیرا پروردگار جس چیز کو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور اپنی مخلوق سے جسے چاہے پسند کرلے یہ پسند و ناپسند ان کے اختیار میں نہیں بلکہ ان کے مشرکانہ عقائد سے اللہ کریم بہت بلند ہے اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ جس کے دل میں جتنی انابت اور جس قدر خلوص ہوگا اللہ اسے اتنا پسند فرمائے گا۔ علماء کے نزدیک معیارِ فضیلت

فضیلت کا معیار

دو چیزیں ہیں ایک اختیاری اور ایک غیر اختیاری۔ غیر اختیاری یہ ہے کہ زمانوں پہ ایک خاص زمانے کو یا زمین پر ایک خاص جگہ کو جیسے بیت اللہ شریف یا دنوں پر جمعہ کے روز کو رمضان کو مہینوں پر یا لیلۃ القدر کو راتوں پر اور دوسری اختیاری جیسے انبیاء کے علاوہ انسانوں کو ان کے خلوص اور کردار پر یا جس جگہ نیک کام کے لیے جائیں ان کے باعث اس جگہ کو دوسرے مقامات پر ایسے ہی عالم کو پھر تابعی اور پھر صحابہ کو اور ان میں باتفاق علماءِ حق سب صحابہ میں خلفائے راشدین کو اور ان سب پر ابوبکر صدیقؓ کو پھر حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو۔

یہ خیال کرو کہ اگر تم لوگوں پہ ہمیشہ کے لیے رات ہی طاری کر دی جاتی تو کتنی نعمتوں سے تمہاری حیات محروم ہو جاتی۔ بھلا کسی میں ہمت ہے کہ رب جلیل کے علاوہ تمہیں روشنی مہیا کرتا اور دن پیدا کر دیتا پھر تمہیں ایسی باتیں کیا سنائی ہی نہیں دیتیں اور اگر اللہ جل شانہ ہمیشہ کے لیے دن کر دیتے سورج کبھی غروب ہی نہ ہوتا قیامت تک دن ہی دن چلا جاتا تو کوئی ایسا معبود اللہ کے بغیر تھا جو تمہیں رات کے آرام مہیا کرتا اور رات کا سکون واپس لا دیتا۔ کیا یہ حقائق تمہاری نظر میں نہیں آتے۔ یہ تو اس کا کرم ہے کہ کاروبار حیات کے لیے دن بخشا اور سکون آرام کے لیے رات عطا فرما دی اور اتنے انعامات اس لیے بخشے کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

وہ دن آنے والا ہے جب اعلان ہو گا کہ لوگو! کہاں ہیں تمہارے معبودانِ باطلہ جن کو تم اللہ کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔ اور ہر اُمت سے ان پر گواہ بھی لائیں گے یعنی ہر اُمت کا نبی جو تم تک حق کے پہنچنے کی گواہی دے گا اور ارشاد ہو گا کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو تب انہیں معلوم ہو گا اللہ کی بات ہی حق ہے اور جو کچھ انہوں نے زندگی بھر خرافات جمع کی تھیں ان کا کوئی پتہ ہی نہ مل سکے گا۔

رکوع نمبر ۸ آیات ۷۶ تا ۸۲

اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۱۱

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا۔ اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترائیے مت۔ کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۷۶)

76. Now Korah was of Moses' folk, but he oppressed them; and We gave him so much treasure that the stores thereof would verily have been a burden for a troop of mighty men. When his own folk said unto him: Exult not; lo! Allah loveth not the exultant.

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

اور جو مال تم کو خدا نے عطا فرمایا ہے اس سے آخرت کی بھلائی طلب کیجئے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلائیے اور جیسی خدا نے تم سے بھلائی کی ہے ویسی تم بھی لوگوں کی بھلائی کرو اور ملک میں طالب فساد نہ ہو کیونکہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۷۷)

77. But seek the abode of the Hereafter in that which Allah hath given thee and neglect not thy portion of the world and be thou kind even as Allah hath been kind to thee, and seek not corruption in the earth; lo! Allah loveth not corrupters.

قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُۥ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِىٓ ۚ
أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن
قَبْلِهِۦ مِنَ ٱلْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْـَٔلُ عَن
ذُنُوبِهِمُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ فِى زِينَتِهِۦ ۖ قَالَ ٱلَّذِينَ
يُرِيدُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا يَـٰلَيْتَ لَنَا
مِثْلَ مَآ أُوتِىَ قَـٰرُونُ إِنَّهُۥ لَذُو حَظٍّ
عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ وَيْلَكُمْ
ثَوَابُ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا ۚ
وَلَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلصَّـٰبِرُونَ ﴿٨٠﴾

فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ فَمَا كَانَ
لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ
وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُنتَصِرِينَ ﴿٨١﴾

وَأَصْبَحَ ٱلَّذِينَ تَمَنَّوْا۟ مَكَانَهُۥ بِٱلْأَمْسِ
يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ
لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَآ
أَن مَّنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُۥ
لَا يُفْلِحُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴿٨٢﴾ ع

بولا کہ یہ (مال) مجھے میری دانش (کے زور) سے ملا ہے
کیا اس کو معلوم نہیں کہ خدا نے اس سے پہلے بہت سی
امتیں جو اس سے قوت میں بڑھ کر اور جمعیت میں بیشتر
تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں۔ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں
کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا ﴿٧٨﴾

تو (ایک روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹھ) سے
اپنی قوم کے سامنے نکلا۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے
کہنے لگے کہ جیسا (مال و متاع) قارون کو ملا ہے کاش
(ایسا ہی) ہمیں بھی ملے۔ وہ تو بڑا ہی صاحب نصیب ہے ﴿٧٩﴾

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ تم پر افسوس۔
مومنوں اور نیکوکاروں کیلئے (جو) ثواب خدا کے ہاں
(تیار ہے) وہ کہیں بہتر ہے۔ اور وہ صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا ﴿٨٠﴾

پس ہم نے قارون کو اور اسکے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔
تو خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہو سکی۔ اور
نہ وہ بدلہ لے سکا ﴿٨١﴾

اور وہ لوگ جو کل اس کے رتبے کی تمنا کرتے تھے صبح کو
کہنے لگے ہائے شامت! خدا ہی تو اپنے بندوں میں سے
جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا
ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اگر خدا ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی
دھنسا دیتا۔ ہائے خرابی! کافر نجات نہیں پا سکتے ﴿٨٢﴾

78. He said: I have been given it only on account of knowledge I possess. Knew he not that Allah had destroyed already of the generations before him men who were mightier than him in strength and greater in respect of following? The guilty are not questioned of their sins.

79. Then went he forth before his people in his pomp. Those who were desirous of the life of the world said: Ah! would that unto us had been given the like of what hath been given unto Korah! Lo! he is lord of rare good fortune.

80. But those who had been given knowledge said: Woe unto you! The reward of Allah for him who believeth and doth right is better, and only the steadfast will obtain it.

81. So We caused the earth to swallow him and his dwelling-place. Then he had no host to help him against Allah, nor was he of those who can save themselves.

82. And morning found those who had coveted his place but yesterday crying: Ah, welladay! Allah enlargeth the provision for whom He will of His slaves and straiteneth it (for whom He will). If Allah had not been gracious unto us He would have caused it to swallow us (also). Ah, welladay! the disbelievers never prosper.

اسرار و معارف

دولتِ دنیا کا انجام تو قارون کے واقعہ میں ظاہر ہے کہ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا وہی خوش نصیب قوم جسے موسیٰ علیہ السلام کے طفیل فرعون سے نجات ملی اور سمندر نے جس کی خاطر راستے چھوڑ دیے جس قوم پر اللہ کے بہت احسانات تھے ان میں سے وہ بھی تھا۔ مفسرین کرام کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد تھا مگر بگڑ گیا اور پوری قوم کے ساتھ زیادتی کرتا تھا اور انہیں حقیر جانتا تھا حالانکہ اللہ نے اسے اس قدر مال و دولت

بخشا کہ بہت بڑی اور طاقت ور جماعت بھی اس کے خزانوں کی کنجیاں اٹھانے سے قاصر تھی۔ اس قدر وسیع عریض خزانے بھرے تھے اس پر قوم نے اس سے کہا کہ اس قدر اکڑ نہ کیا کر کہ اللہ کریم اکڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ اللہ نے تمہیں دولت عطا کی ہے تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کا سامان کر لے اور دنیا سے اپنا حصہ بھول نہ جا یعنی اب فرصت نصیب ہے تو خالی ہاتھ نہ چلا جا۔ بلکہ نیکی کا راستہ اپنا اور اللہ کی مخلوق سے بھلائی کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان فرمایا ہے اور یوں تکبّر کر کے فساد پھیلانے کا سبب نہ بن کہ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے تو کہنے لگا بھلا اس میں اللہ نے کون سا احسان کیا یہ تو میری اپنی دانشمندی کے سبب میں نے دولت جمع کی ہے یہی کلمات ایران کے بادشاہ نے ایک بار کہے تھے جب اس کے سامنے کسی نے کہا اللہ نے آپ کی حکومت کو بہت خوشحالی بخشی۔ ہے

کمالاتِ ذاتی پہ فخر

تو کہنے لگا یہ میری منصوبہ بندی ہے اس میں اللہ کہاں سے آ گیا پھر جب اللہ کی گرفت آئی تو سب کچھ کھو کر سر چھپانے کی جگہ نہ ملتی تھی ہلاک ہو گیا تو قبر کے لیے ترستا تھا۔ ارشاد ہوتا ہے قارون بھی یہ بات بھول گیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے مالدار اور طاقتور اپنے گناہوں کے سبب برباد ہو گئے اور اللہ کو ان کے گناہ پوچھنے نہ پڑے کہ اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا۔

ایک روز بڑی ٹھاٹھ سے نکلا اور قوم نے دیکھا تو دُنیا کے متوالوں نے کہا کاش ہم بھی قارون کی طرح دولتمند ہوتے دیکھو یہ کس قدر خوش قسمت انسان ہے جبکہ انہی میں جو اہلِ علم تھے کہنے لگے ارے نادانو دولتِ دنیا کوئی شئے نہیں ہاں اللہ اگر نیکی کی توفیق عطا کرے تو اس پر جو انعامات اللہ کے پاس ہیں وہ بہت اعلیٰ دولت ہے مگر اسے وہی لوگ پا سکیں گے جنہوں نے نیکی پر استقامت اختیار کیا۔

بالآخر قارون کو اللہ نے اس کے محلات اور خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا اور ساری دنیا میں کوئی اس کی مدد نہ کر سکا نہ وہ اس دولت کے بل بوتے پر اپنے لیے کوئی مدد حاصل کر سکا اور سامانِ عبرت بن گیا حتیٰ کہ کل تک جو اس جیسا بننے کی آرزو کرتے تھے کہنے لگے کہ یہ سب اللہ کا کام ہے جسے چاہے زیادہ رزق بخش دے اور اپنے بندوں میں جس پہ چاہے رزق کی تنگی کر دے اگر ہم پر اس کا احسان نہ ہوتا تو ہم بھی قارون کے ساتھ زمین میں دھنس چکے ہوتے اور حق بات تو یہ ہے کہ کافر کبھی بھلائی نہیں پا سکتے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ
لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ
عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾
اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ
اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ
بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾
وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ
ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾
وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ
اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾
وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ
لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اُسے اُن لوگوں کے لئے
(تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے۔
اور انجام (نیک) تو پرہیزگاروں ہی کا ہے ﴿۸۳﴾
جو شخص نیکی لے کر آئیگا اُس کے لئے اس سے بہتر (صلہ موجود)
ہے اور جو برائی لائیگا تو جن لوگوں نے بُرے کام کئے اُنکو بدلہ بھی
اسی طرح کا ملے گا جس طرح کے وہ کام کرتے تھے ﴿۸۴﴾
(اے پیغمبر) جس (خدا) نے تم پر قرآن (کے احکام) کو فرض کیا ہے
وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دیگا۔ کہدو کہ میرا پروردگار اس شخص کو بھی
خوب جانتا ہے جو ہدایت لیکر آیا اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں ہے ﴿۸۵﴾
اور تمہیں امید نہ تھی کہ تم پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر
تمہارے پروردگار کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو تم ہرگز
کافروں کے مددگار نہ ہونا ﴿۸۶﴾
اور وہ تمہیں خدا کی آیتوں (کی تبلیغ) سے بعد اسکے کہ وہ تم
پر نازل ہو چکی ہیں روک نہ دیں اور اپنے پروردگار کو پکارتے
رہو اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہو جیو ﴿۸۷﴾
اور خدا کیساتھ کسی اور کو معبود (سمجھ کر) نہ پکارنا اسکے سوا کوئی معبود
نہیں۔ اس کی ذات (پاک) کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے
اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ﴿۸۸﴾

83. As for that Abode of the Hereafter We assign it unto those who seek not oppression in the earth, nor yet corruption. The sequel is for those who ward off (evil).

84. Whoso bringeth a good deed, he will have better than the same; while as for him who bringeth an ill deed, those who do ill deeds will be requited only what they did.

85. Lo! He Who hath given thee the Qur'ān for a law will surely bring thee home again.[4] Say: My Lord is best aware of him who bringeth guidance and him who is in error manifest.

86. Thou hadst no hope that the Scripture would be inspired in thee; but it is a mercy from thy Lord, so never be a helper to the disbelievers.

87. And let them not divert thee from the revelations of Allah after they have been sent down unto thee; but call (mankind) unto thy Lord, and be not of those who ascribe partners (unto Him).

88. And cry not unto any other god along with Allah. There is no God save Him. Everything will perish save His countenance. His is the command, and unto Him ye will be brought back.

اسرار و معارف

اور یہ آخرت کا گھر تو ان لوگوں کے لیے بنایا گیا ہے جو دنیا میں اپنی بڑائی اور تکبر میں گرفتار نہیں ہوتے اور

تکبّر اور فساد

اللہ کی زمین پر فساد نہیں کرتے یعنی تکبّر یہ ہے کہ اپنی رائے کو سب سے حتّٰی کہ احکامِ شرعیہ سے
بھی بالا سمجھے تو اس کا یقینی نتیجہ فساد ہے محض اچھے کپڑے پہننا یا اچھا گھر اور اچھی گاڑی اگر

حلال ذرائع سے نصیب ہو اور دکھاوے کے لیے نہ ہو ضرورت کے لیے ہو تو یہ بھی شکر ادا کرنے کا ایک انداز ہے لیکن اگر ذاتی نمائش کے لیے ہو تو تکبر شمار ہوگا اور دونوں صورتوں میں نتائج الگ الگ برآمد ہوں گے اور حق یہ ہے کہ عاقبت و آخرت کی سرفرازی انہی لوگوں کے لیے ہے جو دنیا میں پُورے خلوص کے ساتھ اللہ کی اطاعت کا راستہ اختیار کرتے ہیں جو بھی نیک عمل کے ساتھ میدانِ حشر میں حاضر ہوگا وہ اپنے اعمال کی نسبت بہت زیادہ صلہ پائے گا اور جو اپنے ساتھ گناہ اور برائیاں لائے گا وہ یقیناً انہی برائیوں کا بدلہ پائے گا کہ وہی کچھ وہ کر کے لایا ہوگا۔

فتح مکّہ کی پیشگوئی

اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ جس عظیم ذات نے آپ پر قرآن کی تبلیغ اور اس پر عمل فرض کیا ہے اور جس کی وجہ سے آپ کو ہجرت کرنا پڑی وہ آپ کو اپنے شہرِ عزیز میں یعنی مکّہ مکرمہ میں واپس لائے گا یہ ہجرت کے موقع پر نازل ہونے والی آیت فتح مکہ کی نوید بھی سنا رہی ہے اور یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ قرآنِ کریم پر عمل اور اس کے غلبہ کے لیے کوشش کی جائے تو بفضل اللہ فتح نصیب ہوتی ہے اور ایسی جماعت کبھی شکست سے دو چار نہیں ہوتی۔

اور ان سے کہہ دیجیے کہ بھلائی اور برائی کا معیار یہ لوگ نہیں بلکہ اللہ کی پسند ہے لہٰذا وہ خوب جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

بھلا آپ کو کیا خبر تھی کہ آپ کو یہ عظمتِ رسالت نصیب ہوگی اور اللہ کی آخری کتاب آپ پر نازل ہوگی یہ تو سب اللہ کی رحمت ہے اور اس کا بے پناہ احسان ہے لہٰذا آپ کفّار کی پرواہ نہ کیجیے ایسا نہ ہو کہ یہ رواداری کے نام پر آپ کو اللہ کے احکام کی تبلیغ سے روکنے کی کوشش کریں بلکہ علی الاعلان اللہ کی طرف دعوت دیجیے اور کبھی ان مشرکین کا ساتھ مت دیجیے۔

اے مخاطب اللہ کے برابر کسی سے امید وابستہ نہ کر اور نہ کسی کو پکار اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی اس کا مستحق نہیں۔ اور سوائے ذاتِ باری کے ہر شے مخلوق اور فانی ہے صرف اللہ کا حکم سب پر جاری ہے اور سب اس کے سامنے جوابدہ ہیں۔

الحمد للہ کہ سورۃ قصص ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۴ ہجری
کو تمام ہوئی۔ یکم مارچ ۱۹۹۴ء